201

ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

تاریخہائے اشاعت

۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لیجائیگی

عوام سے ۔۔ ۔۔ ہ
خواص سے ۔۔ ۔۔ ۵
ہندوستان سے باہر ۔۔ ۔۔ ۷
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۔۔ ۔۔ ۱۲
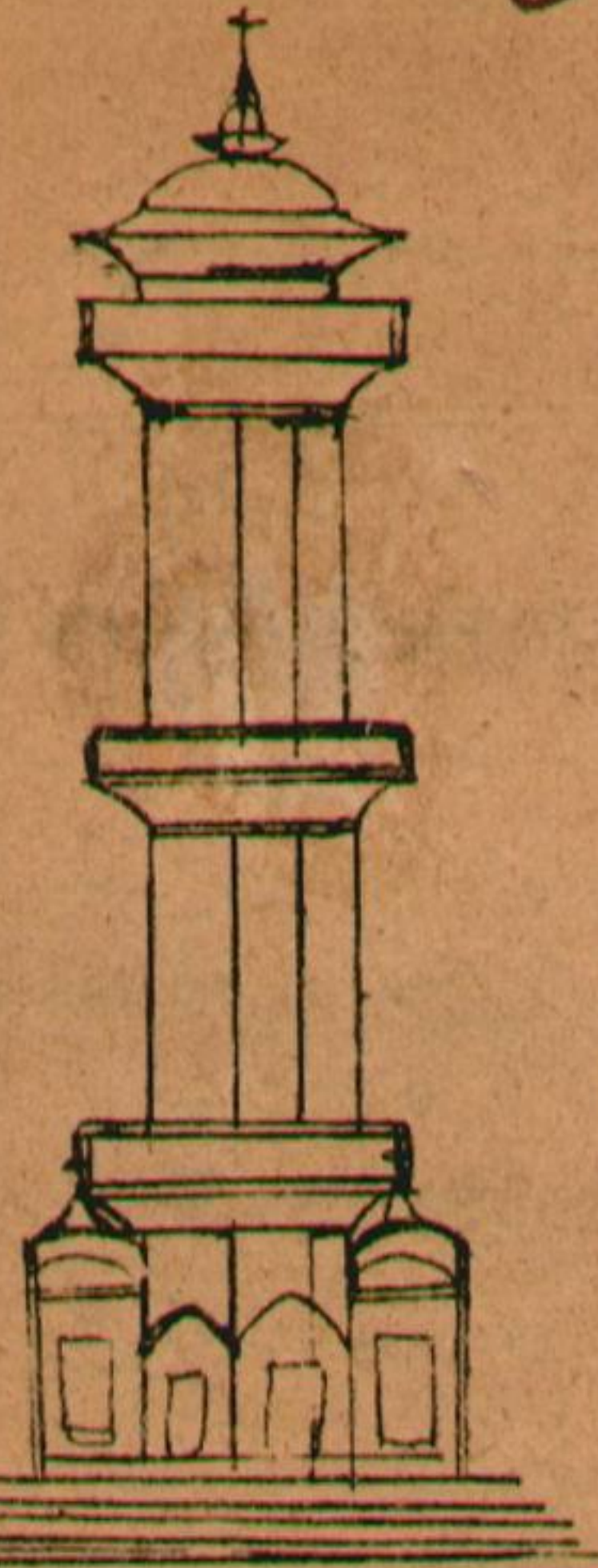
نمبر ۴۳ | قادیان دار الامان ۷ - نومبر ۱۹۰۹ء مطابق ۲۳ شوال ۱۳۲۷ ہجری | جلد ۱۳

ترجمۃ القرآن

قرآن شریف کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانے کیلیئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اور یہ التزام کیا گیا ہے کہ ہر مہینے کم از کم ایک پارہ ضرور شایع ہوجاوے متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہے اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلایل نبوت پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان بھی مزہ اٹھائیں۔ ترجمہ اور نوٹوں میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس وقت تک چار پارے شروع ہوچکے ہیں

قیمت ہر چہار (للعہ) چار روپیہ

تفسیر سورہ بقر مکمل (عہ) تین روپیہ چار آنہ

مکتوبات احمدیہ جلد اول

حضرت حجۃ اللہ جری اللہ فی حلل الانبیا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھبیس سال بیشتر کے عجیب و غریب مکتوبات پر مجموعہ نہایت محنت اور کوشش سے جمع کرکے چھاپے گئے ہیں۔ یہ مکتوبات بڑے بڑے عظیم الشان مسایل کا حل اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک سیرۃ کے آیئنے ہیں میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ کوئی ان کو پڑھے۔ اور گرویدہ نہ ہوجاوے۔ یہ مجموعہ اب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اور موتیوں کے تولنے میں بھی سستا ہے بایں قیمت صرف ۸ ؍ فیجلد دوسری جلد میں حضرت خلیفۃ المسیح کے مکتوبات طبع ہونگے۔ اور بحمد اللہ کہ میری پاس وہ سامان جمع ہے۔

پتہ

۔ تمام درخواستیں یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے نام آنی چاہئیں

انوار احمدیہ مشین پریس میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و پرنٹر پبلشر چھپکر شائع ہوا

آریہ سماج کی بدقسمتی

اخبار پرکاش لاہور مورخہ ۲۶ راکتوبر ۱۹۰۹ء کے لیڈر کا پہلا فقرہ یہ ہو کہ وہ آریہ سماج بھی عجب بدقسمت سوسائٹی ہے" اس بدقسمتی کی توجیہ پرکاش نے تو غیر یہ کہکر کی ہے کہ آریہ سماج میں در بھائی بھائی کا دشمن ہے" لیکن ہمارے خیال میں اس بدقسمتی کیوجہ علاوہ اندرونی نااتفاقیوں اور خانہ جنگیوں کے جو سماج کو اندر ہی اندر گھن کیطرح کھا رہی ہیں ایک اور بھی ہے اور وہ ہے اس کا شدید مذہبی تعصب جس نے پنجاب کے ایک سرے سے لیکر دوسرے تک۔ اس صوبہ کے مختلف العقاید باشندوں میں جو پہلے نہایت پیار اور الفت سے رہتے تھے اور ایک دوسرے کے شریک رنج و راحت و شادی و غم ہوتے تھے نفاق اور عدم مسالمت کا بیج بو دیا اور یہ فتنہ پردازی کچھ پنجاب ہی تک محدود نہیں ہو بلکہ ہندوستان کے جس جس حصہ میں آریہ سماج کے جوشیلے مناد اور خطیب پہنچے ہیں وہاں یہ بیج بویا گیا۔

قدم نا مبارک و مسعود
گر بدریا رو برآرد دود

آریہ پارٹی کے اس غیر مستحسن اور ناپسندیدہ طرز عمل پر سب سے زیادہ جوش اور اشتداد سے قایم رہنے والے وہ چند اخبار ہیں جنہوں نے مسلمانوں عیسائیوں یہاں تک کہ خود ہندو طبقہ کے کروڑہا افراد کی مخالفت میں اپنی پوری متعصبانہ قوت صرف کر دی ہو۔ اسی متعصبانہ قوت کا ایک ادنی کرشمہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو یہ اعانت اندیش اخبار محض اس لیے کہ وہ مسلمان ہیں ہندوؤں کے دشمن سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس سے زیادہ ناپاک جھوٹ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ مسلمان ان ہندوؤں کو جو ان کے ساتھ شریفانہ اور برادرانہ برتاؤ کرنے کیلئے تیار رہیں اسی طرح اپنا بھائی سمجھتے ہیں جسطرح پانچ چھ سو سال سے سمجھتے چلے آرہے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ باوجود ہندوستان پرکاش آریہ گزٹ راجپوت گزٹ اور اسی طرح کے دوسرے شرانگیزان [illegible] کی دراندازیوں کے بےشمار ہندو اور مسلمان اب بھی اسی عقیدے پر قایم ہیں کہ ان کا چولی دامن کا ساتھ ہو اور ان کا ایک دوسرے سے جدا ہونا ایسا ہی ہو جیسا گوشت سے ناخن کا جدا ہونا۔ مذہبی تعصب نے جو ہماری رائے میں آریہ سماج کی بدقسمتی کی سب سے بڑی دلیل ہے اس کے بعض پرجوش اخباری وکلا کے عقل و فہم کی آنکھوں پر ایسی پٹی باندھ رکھی ہو کہ ان سے آئے دن وہ حرکات صادر ہوتی رہتی ہیں جن پر کبھی ناشدنی کا اطلاق ہوتا ہو کبھی مذبوحی کی تعریف صادق آتی ہے۔ یہ لوگ فریق مخالف کی منقصت کی دھن میں تاریخ کے گلے پر الٹی چھری پھیر کر ایسے ایسے من گھڑت واقعات تصنیف کرتے ہیں جن میں نہ روایت کی شان پائی جاتی ہو نہ درایت کی اور ایسی لغو اور بے سروپا خبریں مذہبی جنون میں آکر لکھ جاتے ہیں جنہیں پڑھکر ان کی عقل پر رونا آتا ہو کہ کاش یہ دشمنان ملک و ملت سوچیں اور سمجھیں کہ جو دلآزار طریقہ انہوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ وہ کبھی ہندوستان کو قومی حیثیت سے کامیاب اور فائز المرام نہیں بنا سکتا

اخبار پرکاش کے اسی نمبر میں جس کا ہم نے اوپر حوالہ دیا ہو دہلی میں دو مسلمانوں کی شدھی کے عنوان سے یہ خبر درج ہو کہ ۳ راکتوبر کو آریہ سماج دہلی نے شیخ محمد نامی ایک مسلمان کو شدھ کر کے اندر سنگھ بنایا۔ اندر سنگھ نے جسے پرکاش مہاشے کا لقب دیتا ہے ابتدائی رسوم کے بعد حسب ذیل تقریر کی، عرصہ چودہ پندرہ سال کا گذرا میں گھر سے خفا ہو کر جزیرہ نما ملایا میں چلا گیا وہاں جاکر محکمہ جنگلات میں ملازم ہو گیا۔ افسر جنگلات نے مجھے بہر ذریعہ ترغیب دینی شروع کی۔ کہ اگر تم ہندو مذہب میں رہو گے تو دوزخ میں پھینکے جاؤ گے مسلمان ہو نیپر تمکو اس دنیا میں ہر طرح کا آرام ملے گا اور بہشت میں بھی جاؤ گے اور اگر تم نے مسلمانی دین اختیار کر لیا تو میں اپنی دونوں لڑکیوں کا نکاح تم سے کر دونگا اور تمہیں یہاں کسی چیز کی کمی نہ رہے گی چنانچہ میں لالچ میں آکر مسلمان ہو گیا۔ مسلمان ہوتے ہی افسر جنگلات نے اپنی دونوں جوان لڑکیوں کا میرے ساتھ بیاہ کر دیا۔ اسطرح رہتے ہوئے جب مجھکو کچھ سال گذر گئے۔ تو میں سوچنے لگا کہ اب کسی طرح یہاں سے چھٹکارا ہو اسی عرصہ میں میں نے سنا کہ دہلی میں ایک، انگریز شدھ ہوا ہے۔ اسی خیال میں میں بھی موقعہ پاکر یہاں آگیا اور آریہ سماج نے بڑی مہربانی سے مجھے اپنے شرن میں لے لیا ہے۔

ہمیں جناب ایڈیٹر صاحب پرکاش کی نسبت یہ خیال تو ضرور تھا کہ وہ بعض دفعہ قومی پاسداری اور مذہبی حمایت کے جوش میں آکر ایسی باتیں لکھ جاتے ہیں جو انکے غیر مذاہب ہم وطنوں کو گراں گذرتی ہیں لیکن یہ بات ہمارے حاشیہ خیال میں بھی نہ گذر سکتی تھی کہ انکا سا تجربہ کار اور باخبر اخبار نویس جسے اپنے سات کروڑ مسلمان ہموطنوں کے اصولی عقائد سے خصوصاً بوجہ ایک مذہبی شخص ہونے کے پورے واقفیت رکھنی چاہیے اپنے مسلمان ہمسایوں کے تمدن سے اس درجہ بیگانہ ہو کہ مہاشے اندر سنگھ کے اس صریح جھوٹ اور ناپاک افترا پردازی کو بلا تامل تسلیم کرے کہ ملایا کے مسلمان افسر جنگلات نے اپنی دو بیٹیوں کی شادی ایک ساتھ اس سے کر دی تھی۔ شاید ایڈیٹر صاحب پرکاش کو یہ معلوم نہیں کہ مسلمانوں میں دو بہنوں کا نکاح ایک شخص سے وقت واحد میں ہونا حرام ہے۔ آریہ سماج کی جس تبلیغی کارنامے کا اندراج پرکاش نے اپنے کالموں میں کیا ہے اس سے نتائج ذیل نکلتے ہیں:۔ (۱) اندر سنگھ جھوٹا پایا گیا ہے۔ اور جو روایت اس نے بیان کی ہے وہ محض لچر اور پوچ ہے۔ اس لیے کہ کوئی مسلمان اپنی دو بیٹیوں کا وقت واحد میں کسی مسلمان مرد سے ازروئے شرع شریف نہیں کر سکتا۔ (۲) آریہ سماج دہلی نے اندر سنگھ کی بکواس کو اگر صحیح سمجھا۔ تو ضمنی طور پر گویا یہ ثابت کر دیا کہ وہ اسلام کے مقابلہ میں اپنی تبلیغی مساعی کے جاری رکھنے کا بوجہ غایت جہل و لاعلمی کسی طرح اہل نہیں (۳) پرکاش نے باوجود ایسے بڑے مستند پرچے ہونے کے جو ایسی مہمل اور لغو خبر بلا تنقیح و تنقید بے سوچے سمجھے درج کر دی تو یہ اس کی کمال خوش فہمی کی دلیل ہے۔ یہ تینوں صورتیں ایسی ہیں جن میں سے کسی پر بھی ہم مہاشے اندر سنگھ یا آریہ سماج دہلی یا پرکاش لاہور کو مبارکباد نہیں دے سکتے پرکاش سے ہمیں ہمعصرانہ امید ہو کہ وہ اس قسم کی خبروں کے درج کرتے وقت جن کا مقصد محض مسلمانوں کی بیوجہ دلآزاری ہو تھوڑی سی سوجھ بوجھ سے کام لیکر یہ دیکھ لیا کریگا کہ وہ محض پاور ہوا تو نہیں۔ ہندوستان کا نصیب اچھے ہوں اگر ہمارے آریہ ہمعصر اس تنگ خیالی چھوڑ کر آزاد منشی اختیار کریں اور ملک کی دو بڑی قوموں میں رابطہ اتحاد قایم کرنے کی کوشش کریں جس کے بغیر ہندوستان کی پولٹیکل نجات کی کوئی سبیل نہیں ہوسکتی ٭ چو شمع انجمن افروز کفر و ایمان باش۔ بمدعائے دل کافر و مسلمان باش ٭

احتیاط شرط ہے

تندرستی کا معاملہ بہت ہی نازک ہے ذراسی بے احتیاطی عمر بھر کے لیے روگ لگا دیتی ہے باور کریں کہ آپ کی بھلائی آپ ہی کے ہاتھ میں ہے اور تندرستی حاصل کرنے کے لئے آپ کو ادویات کا انتخاب نہایت احتیاط اور غور سے کرنا چاہیے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ دلی کے ہندوستانی دواخانہ میں ہر قسم کی دوائیں جو یونانی اور ویدک طب کی ادویات کا انتخاب ہیں پورے اجزا سے تیار کرتا ہے اور ضعف قلب و دماغ جریان و سوزاک آتشک اور تمام انسانی امراض کی دنیا بھر میں بہترین دوائیں اس میں تیار ہیں جن سے ہر مہینے صدہا مایوس مریض اچھے ہو رہے ہیں ۔ یہ کوئی اشتہاری کارخانہ نہیں اور اس کا اتنا بڑا کاروبار ہے کہ یہ ہندوستان بھر میں سب سے بڑا دیسی دواخانہ ہے نہایت واجبی قیمتوں پر یہ اس سبب سے ادویات فروخت کرتا ہے ۔ یہ کسی کا ذاتی کارخانہ نہیں ہے اور اس کی آمدنی مدرسہ دائیان اور شفاخانہ زنانہ دہلی کے لیے ہے اور جناب حاذق الملک مدظلہ العالی اس کے سرپرست ہیں انہوں نے از راہ حب وطن اپنے خاندانی مجربات بھی دواخانہ کو دیئے ہیں تاکہ مدرسہ اور شفاخانے کے ذریعہ سے تمام ملک کو فائدہ پہونچے یہ دوائیں لاکھوں مرتبہ آزمایشوں میں کامیاب ثابت ہو چکی ہیں ۔ آپ ایک مرتبہ فرمایش دیکر دیکھئے تو سہی آپ ہمیشہ کے لیے اس دواخانہ کے خریدار ہو جائیں ۔ تازہ فہرست ادویات مفت خط و کتابت بنام مینیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی ۔ تار کا کافی پتہ ۔ میڈیسن

جلسہ کی تاریخون کا اعلان

نہایت خوشی سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جیسا کہ الحکم کی گذشتہ اشاعت میں جلسہ کی تاریخون کے متعلق رائے دی گئی تھی ۔ انجمن نے جلسے کی تاریخون کو تبدیل کر کے ذیل کا اعلان بغرض اشاعت بھیجا ہے ۔ احباب یاد رکھیں ۔ ایڈیٹر ۔

چونکہ ۲۴ر دسمبر کو عید الضحیٰ ہے اور وہ تاریخ جلسہ سالانہ کی بھی ہے ۔ مگر چونکہ ۲۴ر کو ہی تعطیلات دسمبر شروع ہوتی ہیں ۔ اس لیے ایک روز اول شام کو یا ۲۴ر کو جلسے میں شریک ہونے کے لیے اگر احباب روانہ ہون ۔ تو نماز عید کا وقت ان کو راستہ مین آئے گا اور وہ محروم رہیں گے ۔ اور اکثر لوگ پہلے روز جلسہ میں بھی شریک نہ ہو سکے گے ۔ اس لیے معتمدین صدر انجمن احمدیہ نے بجائے ۲۴-۲۵- اور ۲۶ر دسمبر کے ۲۶-۲۷ اور ۲۸ر دسمبر کی تاریخیں جلسہ سالانہ کے لیے منظور کی ہیں ۔ چونکہ پہلی تاریخون کا اعلان ہو چکا ہے ۔ اس لیے مہربانی فرما کر نئی تاریخون کا اعلان اخبار مین ایک دو مرتبہ کر دین +

سکرٹری محمد علی 3/11/08

اشتہار عدالت دیوانی

زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی مجریہ عدالت لالہ ہرگوبند صاحب آنریری سول جج گورداسپور ۔ بھگتو ولد تتا سنگھ ذات جٹ ساکن کلوسوہل تحصیل صدر بنام بھو کہنو ۔ بخشی وغیرہ جٹ ساکنان کلوسوہل تحصیل صدر دخل عہ کنال اراضی کھاتہ ۵/۷ نمبرات ۔ ۶۰ ۱۲ مرلہ واقعہ کلوسوہل +

بھو بانغ ولد ہردت سنگھ جٹ سکنہ کلوسوہل تحصیل گورداسپور تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اور روپوش ہو جاتا ہے ۔ اب تاریخ پیشی ۱۹/۱۱/۰۸ء مقرر ہوئی ہے ۔ مدعا علیہم کو چاہیے ۔ کہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر پیروی کرے بصورت غیر حاضری اس کے حسب ضابطہ کارروائی یکطرفہ عمل مین لائی جائے گی ۔ آج بتاریخ ۲/۱۱/۰۸ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ..

دستخط منصف صاحب

طوفان : جتنے جہاز بندرگاہ رنگون میں خلیج بنگال گزر کر پہونچے ہیں ان کو گذشتہ طوفان سے ضرور نقصان پہونچا ۔ جہاز ہیکا کا نقصان ہوا ۔ ٹونگون نامی جہاز کو بھی نقصان پہونچا +

ملیریا : ایک کمیٹی جس میں سر ٹامسن کرنیل تھارن ہل اور مینجر ولکنسن شریک ہیں ملیریا کانفرنس کی تجویز کے مطابق پنجاب کے ملیریا زیادہ مقامات کا دورہ کر رہی ہے

راکھ : بودھ کی راکھ جو پشاور کے قریب پائی گئی تھی ۔ اس کی بابت ابھی کوئی فیصلہ اس لیے نہیں کیا جائے گا کہ گورنمنٹ ہند گورنمنٹ برہما سے اس بارہ میں مشورہ کیا ہے ہندوستانی بدھوں نے اس بارہ میں ایک مشترکہ میموریل گورنمنٹ کو بھیجدیا ہے +

۵ نہایت عمدہ و مضبوط گھڑیاں۔ وقت دینے میں اعلےٰ (خاص رعایت) پانچوں کے یک مشت خریدار کو محصولڈاک معاف

ٹائم کیپر سسٹم واچ (جیبی گھڑی) عہ

نہایت مضبوط پرزے اعلےٰ وقت دینے میں یکتا۔ بند نہ ہونے۔ سوئیاں جلی جس نے ایک دفعہ منگوائی انھوں نے پھر کئی فرمائشیں بھیجیں۔ قیمت فی دو روپے بارہ آنے (دیتی) +

مسلم ٹریڈنگ کمپنی واچ (جیبی گھڑی) عہ

طالبعلموں و بچوں کو تحفہ دینے کے قابل وقت دینے میں اعلےٰ مشین مضبوط۔ یہ گھڑیاں صرف ہمارے ہی لئے ولایتی کارخانہ میں بنائی گئی ہیں۔ قیمت صرف (عہ) ۶ گھڑیوں کے خریدار کو محصولڈاک معاف

رسٹ واچ (کلائی پر باندھنے کی گھڑی)

بہت عمدہ خوبصورت پرزے اعلےٰ لیڈی سائز۔ مرد اور مستورات ہر دو کے لگانے کے قابل۔ کلائی پر تسمہ سے باندھی جاتی ہے۔ قیمت چاندی کا کیس درجہ اول ۱۲ روپے درجہ دوم للعہ نکل کیس للعہ۔ مخمل یا چمڑے کا تسمہ فی ۱۲ چاندی کی زنجیری عہ

سنہری چوڑی والی گھڑی سلعہ

ہر چھوٹی بڑی کلائی کو پورا آجاتی ہے مستورات پہننا بہت خوش ہوتی ہیں سچ تو یہ ہے کہ زیور کا زیور اور گھڑی کی گھڑی۔ بہت شوقین مرد بھی پہنتے ہیں۔ رنگ سنہری ہے جو خراب نہیں ہوتا۔ قیمت درجہ اول للعہ درجہ دوم للعہ

۳۳ فی صدی منافع

آجتک ساڑھے تین سال کے عرصہ میں مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور نے ۳۳ فیصدی منافع حصہ داروں کو تقسیم کیا جو کہ بہت عمدہ ہے۔ آپ بھی شامل ہو جائیے۔ مرد عورت لڑکے لڑکیاں سب شامل ہو سکتی ہیں۔ تعداد شمولیت ... طلب کیجئے

ہفتہ وار چابی کی گھڑی [یہ گھڑی بہت خوشنما] عہ

ہے۔ پہیہ ڈائل کی طرف سے حرکت کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ چابی آٹھ روز کے بعد دیجاتی ہے۔ ... نکل کیس عہ ... چاندی کا کیس ... نکل کیس عہ

تمام درخواستیں بنام منیجر مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہئیں۔

محب اطفال
دوسرا نام ہے
اسکاٹس ایملشن

کا جو ہزاروں لاکھوں شفیق والدین نے اس خدمت کے صلہ میں دیا ہے اس نے ان کے بچوں کی تندرستی کو درست کیا ہے وہ ایسا خوش ذایقہ ہے کہ بچے اسے مزے سے پیتے ہیں۔ وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے۔ فروخت کیلئے سب دوافروشوں کے ہاں موجود ہے۔ بجز اس نشان ماہی گیر ایملشن کو جو اسکاٹ کے طریقہ شناخت کا نشان ہے ہاتھ سے جدا نہیں ہوتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

لاکھوں روپیہ کمانیکا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کیواسطے لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں۔ تو حکیم نور محمد صاحب پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کی ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگوا کر فروخت کریں جن کی کمیشن و منافع سے آپ مالامال ہو سکتے ہیں اس تریاق بےنظیر و سریع الاثر و مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنیسے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے۔ اگر مبتلا شدہ کے کانوں میں بخار ہوتے ہی اس کے چند قطرے ٹپکائے جائیں تو گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو درد سر اور بخار چند منٹ میں ہی دور اور سرسام گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام مریضوں اور بالخصوص بچوں اور انکے لیے جنکو بایندش گلا کے باعث دودھ حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے۔ یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے

عام افادہ عام کے لیے بشرط حلفی اقرار عدم افشائے راز اس کا بنانا بھی سکھا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی عہ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہونگے سیکھنے کی غرض سے بغرض تجربہ منگائیں گے نصف قیمت لیجائیگی۔ نوٹ جو اخبار اشتہار درج کرنا چاہئیں زر اجرت سے مطلع فرماویں المشتہر فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزطراری مریضوں کی آہ وزاری آجکل وہ سمان دکھلا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں چلتا ہے ہم ہر دوا مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں بھی کچھ دھوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دونوں مختلف قسم کی بدکاریوں کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ ہم نے امراض کے لیے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چند روز استعمال سے امراض و متعلقہ قوائے تناسلیہ انشاءاللہ تعالےٰ فوراً دفع ہونگی۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لیے مفید ہے ہمارا یہ کام نہ تھا۔ کہ ہم لکھ مارین کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول مفت منگائیے۔ پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے قیمت فی بکس (عہ)

طلا طلسمی یہ پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہماری اس طلا طلسمی بیہ فائدہ اٹھاویں یا در معجون طلسمی کھائیں انشاءاللہ وہ اسکو پائینگے قیمت چھ ماشہ (عہ)

سرمہ سلیمانی۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۸ ر

سنون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دانت شکن گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے قیمت فی بکس ۴ ر المشتہر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

پولیٹیکل جدوجہد اور ہم

مادی ترقی کا لازمی نتیجہ پولیٹیکل جدوجہد اور اس میں نمایان حصہ لینے کے لیے باہمی منافرت ایک ضروری امر ہے۔ دسہرہ کی تعطیلات مین پولیٹیکل جدوجہد کا ایک قابل یادگار اکھاڑہ لاہور مین قایم کیا گیا تھا۔ اور وہ ہندو کانفرنس اور مسلم لیگ کے جلسون کی صورت مین ظاہر ہوا۔ ایک شخص پولیٹیکل مذاق سے ناآشنا ہو اور جو صرف انسانی فطرت کا مطالعہ کرنے والا ہو۔ وہ اگر ان ایام مین لاہور کی ان دونو کانفرنسون کے پنڈال مین دو مختلف اوقات مین جاتا۔ تو شاید وہ ڈر کر جنگل کو بھاگ جانا پسند کرتا۔ کیونکہ وہان اسے انسان اور انسانی ہمدردی پر کوئی تقریر سننے کا موقعہ نہ ملتا بلکہ ہندو اور مسلمان کا سوال دونون مجلسون مین زیادہ تر قابل بحث نظر آتا۔ ہر ایک فریق اپنی جماعت کو ابھارنے اور ان مین جذبہ قومیت کو پیدا کرنے کے لیے پرزور الفاظ اور موثر لب ولہجہ سے کوشش کرتا ہوا دکھائی دیگا۔ اور وہ اپنی قومیت اور ہستی کا بقا وجود اسی صورت مین رہنا تسلیم کرتا نظر آئیگا۔ جبکہ دوسری قوم کی ہستی ہٹ جائے۔ یہ ایک کش مکش ہے جو ہندوؤن مسلمانون مین بڑے زور کے ساتھ جاری ہے اس سے پہلے خیالی طور پر بھی یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ ہندو وسلمانون مین کوئی اتفاق کی صورت ممکن ہے۔ مگر بحالات موجودہ ایسا تصور بھی ناممکن ہے اب تو اس نظارہ کا انتظار کرنا چاہیے جبکہ ایک قوم دوسری قوم کی ہستی کو مٹا دینے کے لیے اپنے تمام ہتھیار سنبھال کر میدان مین نکل آوے۔ فی الحقیقت وہ دن عجیب اور بھیانک دن ہوگا۔ یہ بحث کرنا کہ اس جدوجہد مین کس قوم کی موت لازمی اور یقینی ہے بہت مشکل ہے۔ مگر اس مین کوئی کلام نہین کہ یہ سخت ابتلا مسلمانون پر آیا ہے اور مسلمان اس قابل ہین کہ وہ اس شکنجے مین کسے جائین۔

مسلمانون کے لیے مذہب ایک زبردست قوت اور طاقت تھی۔ مذہب ہی ان کی قومیت کا اصل اور حقیقی جذبہ تھا۔ یہی روح تھی جو ان مین اس وقت کام کرتی تھی جب ان کی تعداد انگلیون پر شمار ہو سکتی تھی۔ اسی نے نشو ونما پاکر انہین ربع مسکون کا حکمران بنا دیا تھا۔ اور اسی کے ذریعہ وہ ہر قسم کے انتظام کی قابلیتون اور قوتون کے مالک بن گئے تھے۔ لیکن آج مسلمان جس ہتھیار کو لیکر دوسری قوم کے مقابلہ کو نکلے ہیں۔ وہ مذہب نہین بلکہ کچھ اور ہی ہے۔ ایسی صورت مین یہ کامیابی اگر ممکن بھی ہو تو مبارک اور دیرپا نہین ہو سکتی۔

مسلم لیگ اور ہندو کانفرنس کی

جلسون کے حالات پڑھ کر میرے دل پر جو اثر ہوا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ہندو اور مسلمان دونون مذہب سے الگ رہ کر صاف مادی ترقی پر زور دے رہے ہین۔ اور ایک دوسرے کو مات کرنے کے لیے اپنے پورے زور سے اور طاقت سے نکلے ہین۔ اس جنگ کا انجام کیا ہوگا؟ اس کے متعلق فراست کے ساتھ پیش گوئی ہو سکتی ہے۔ کہ دونو قوم مین اپنی ہستی کو معرض خطر مین ڈال لین گے۔ جس حالت کا تصور کرکے بھی مجھے رنج ہوتا ہے۔ اس کش مکش اور جدوجہد مین ہماری پوزیشن کیا ہو سکتی ہے؟ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب دینا کسی بڑے مدبر احمدی کا کام ہے۔ مگر مین اپنی سمجھ اور مذاق کے موافق اسپر کچھ کہنا ضروری جانتا ہون ہمارے سید و مولا امام مغفور سے پنجاب کے فنانشل کمشنر صاحب بہادر نے ہماری جماعت کے معزز افراد کی موجودگی مین مسلم لیگ کے متعلق سوال کیا تھا۔ باوجود اس کے کہ میرے مکرم بھائی خواجہ کمال الدین صاحب نے لیگ کے مقاصد کو خوشنما رنگ مین پیش کیا۔ لیکن حضرت مغفور نے لیگ کے متعلق کوئی اطمینان ظاہر نہین فرمایا۔ بلکہ ناپسندیدگی کا اظہار کیا میرا یہ فقرہ ان دوستون کو شاید ناگوار گزرے جو لیگ کے ممبرون کو مولفۃ القلوب بنانا چاہتے ہون۔ مگر یہ امر واقعہ ہے۔ مین لیگ کے ممبرون کی خاطر اس سچائی کو چھوڑ نہین سکتا۔

حضرت مغفور کی سب سے آخری تحریر **پیغام صلح** ہے جس کے ذریعہ آپ ہندو ومسلمانون کے درمیان اتحاد پیدا کرنا چاہتے تھے۔ یہ اتحاد کسی پولیٹیکل جتھے کے لیے نہین۔ بلکہ امن عامہ کے قیام کے لیے۔ لیکن موجودہ حالت اس اتفاق کے صریح متضاد ہے۔

ہندوؤن کا وہ لیڈر جو ہندو سبھا اور ہندو کانفرنس کی تحریک کا بانی ہے **پیغام صلح** کے جلسہ مین سب سے اول معاہدہ پر دستخط کرنے کو طیار تھا۔ مگر اب اس کے قایم کردہ سبھا کے پنڈال سے یہ آواز آتی ہے۔ کہ جہان ہندوؤن اور غیر ہندوؤن کا مقابلہ ہو۔ وہان سب ہندوؤن کو مل کر کام کرنا چاہیے،، یہ جذبہ قوم مین پیدا کرنا برا نہین ہے۔ کسی حد تک قابل تعریف ہو سکتا ہے۔ مگر یہ نیشنلٹی ہے ہیومنٹی نہین اور اسلام ہیومنٹی کا سبق دیتا ہے۔ جو اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ پس یہ پولیٹیکل جدوجہد ہمارے لیے کام کرنے کے لیے میدان وسیع اور ہمارے فرائض کی تعداد مین اضافہ کر رہی ہے۔

ہندو اپنے اغراض کے ماتحت مسلمانون کے ساتھ برے سے برے اور ذلیل سے ذلیل سلوک کرنے کو آمادہ ہونگے جبکہ باہم مخالفت بڑھ رہی ہے۔ مگر ہمارا فرض ہونا چاہیے کہ ہم ان کے مقابلہ مین عدل وانصاف

نہین - یہ کام ان لوگون کو کرنے دو - جو اسلام اور اہل اسلام کی صرف ایک ہی ضرورت سمجھتے ہیں - کہ ہندوؤن کے مقابلہ مین انہین کتنے عہدے ملنے چاہیے - احمدی سلسلہ کی غرض اور مقصد ہائی کورٹ کی ججی سے بلند تر ہے ہماری ساری ترقی کا مدار اسلام کی عملی روح ہے جو ہمین پیدا کرنی چاہیے - اور اپنی ذات اور اہل مین وہی روح کے پیدا کرنے کے لیئے آیا تھا - پس ہم اسی میدان مین کام کرنا چاہتے ہین - اور اس قسم کی پولیٹکل تحریکین وہ مسلمانون کی طرف سے ہون یا ہندوؤن کی طرف سے کوئی دلچسپی نہین رکھتے - بجز اس کے کہ جہان وہ کوئی ایسا اثر پیدا کرنا چاہین - جو گورنمنٹ برطانیہ کی کسی علمی یا عملی تجویز کے خلاف ہو تو دیانتداری کے ساتھ پبلک کو ویسی غلط فہمی کا شکار ہونے سے بچائیں - اس لیے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی ماتحتی پر ہمارے امام نے بجا فخر کیا ہے - اس پر پھر کسی وقت اور کھول کر لکھین گے - سر دست یہی کہہ دینا کافی ہے کہ یہ تحریکین ملک کے امن کے لیے کوئی مفید نتیجہ تو پیدا کرنے والے نہین ہیں - کیونکہ ان کا تعلق مذاہب سے کچھ بھی نہین - ہان ان سے یہی ہوگا - کہ ہندو مسلمانون کے درمیان نقار بڑھیگا - اور کیا عجب باہم جنگ وجدال بھی ہو - اور قلمی اور لسانی جنگ تو جاری ہی ہے - اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے - آمین

تبلیغ اسلام کے لیے ولایتی وفد

نمبر اول

مسٹر الیگزنڈر رسل ویب کی تحریک پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس سوال پر غور کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے - کہ امریکہ اور یورپ مین اشاعت اسلام کے لیے کوئی قابل مبلغ بھیجا جاوے - بظاہر یہ تحریک نہایت خوش کن اور ضروری معلوم ہوتی ہے - اور جب انسان ایک امر کو بجائے خود ضروری سمجھ لے - اور اس کے ساتھ اس کے ذات کا بھی کوئی تعلق کسی نہ کسی پہلو سے ہو - تو اس کی خوبی اور کامیابی نہایت درخشانی کے ساتھ نظر آنے لگتی ہے - لیکن جب اس کے متعدد پہلوؤن پر غور کیا جاوے - تو اس کی حقیقت کھل جاتی ہے +

گذشتہ دسمبر مین جبکہ سالانہ بجٹ پیش ہونے والا تھا - مین نے بحیثیت اسٹنٹ سکرٹری بجٹ پر رپورٹ کرتے ہوئے - ولایتی مبلغین .... کی تجویز سب سے اول کی تھی - مگر مجھے شبہ گذرتا ہے - کہ وہ رپورٹ شاید پیش بھی نہین ہو سکی - بلکہ ردی مین ڈالدی گئی - مجھے اس وقت جیسے اپنے اس خیال کی جدت پر خوشی ہوئی تھی - آج اس کے قبل از وقت سمجھنے پر بھی ویسی ہی خوشی ہے - مین اسے اس لیے قبل از وقت قرار نہین دیتا - کہ اس وقت میری پیش کردہ تجویز کو ناقابل التفات سمجھا گیا - اور آج جب وہی بات مسٹر ویب کے منہ سے نکلی - تو اسے نہایت عزت کے ساتھ سر آنکھون پر رکھا گیا - نہین بلکہ تجربہ نے بتا دیا ہے - کہ وہ تجویز جیسی اس وقت قبل از وقت تھی - آج بھی قبل از وقت ہے کیون؟ اس کا جواب مین آگے چل کر دونگا

قرآن مجید مین جو بات دنیا کے کل مذاہب سے ممتاز اور اسلام کی شان کو نمایان طور پر دکھانے والی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام سے پہلے دنیا اپنے نفس اور .... اپنی ذات کو اپنی مملوکہ شئے قرار دیکر اپنے آپ کو ہلاک کر دیتا اور خودکشی کر لینا بھی درست سمجھتے تھے - اور اس کو کوئی جرم قابل سزا نہین جانتے تھے - مگر اسلام نے بتایا - کہ انسان کی جان بھی اس کی اپنی شئے نہین - اور وہ اپنی زندگی کو اگر معرض خطر مین ڈالیگا - تو سخت جوابدہ ہوگا + ایسی حالت اور صورت مین ہم سمجھ سکتے ہین - کہ اپنی ذات اور نفس کی حفاظت کس قدر ضروری ہے - اور پھر درجہ بدرجہ قرابت دار اور پھر اغیار اعانت کے اصول کے نیچے آتے ہیں - اس وقت ہمارے سامنے ایک ضروری سوال ہے کہ امریکہ اور یورپ مین تبلیغ اسلام کے لیے کوئی مبلغ بھیجا جاوے یا نہین؟ یہ تحریک جیسا کہ مین نے اوپر ذکر کیا ہے مسٹر ویب کی ایک چھٹی سے شروع ہوئی ہے جس کو کسی معزز آدمی نے کہا - اگر کوئی پیدائشی مسلمان واعظ ہندوستان سے آجاوے تو اس کے لیکچر سے بہت فائدہ ہوگا + امریکہ یا یورپ جانا اور پھر تبلیغ اسلام کے لیے جانا یا بھیجنا کوئی آسان امر نہین ہے - یہ سوال مختلف پہلو غور کے قابل رکھتا ہے - اول امریکہ یا یورپ مین

جاکر تبلیغ اسلام کرنے والا انسان کسی قابلیت اور جرأت کا انسان ہونا چاہیئے - دوم کیا کوئی آدمی جو دینیات اسلام سے پورا ماہر اور واقف ہونے کے علاوہ انگریزی مین بے تکلف بول سکے ہمارے پاس موجود ہے سوم - کیا فنڈز کافی ہیں جو ایسا واعظ روانہ ہو سکے +

ان امور کے علاوہ ہم کو اس امر پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہندوستان مین ہم تبلیغ کا کام پورا کر چکے ہین جو ممالک غیر مین مشنری بھیجین - اور کیا ہندوستان مین تبلیغ کی ضرورت ہے یا نہین ؟ یا کم از کم اپنے سلسلے کے لیے ہم کافی واعظ مہیا کر چکے ہیں ؟ اس لیئے سب سے اول ہم کو ان امور پر غور کرنے کی حاجت ہے -

ہندوستان کی جو حالت اس وقت ہو رہی ہے - وہ نہایت خطرناک ہے عیسائی مشنریون کے فتنے نے مسلمانون کی تمام شریف قومون پر چھاپہ مارا ہے اور لاکھون کی تعداد کو مرتد کر دیا ہے - یہ فتنہ ہی کم نہ تھا کہ آریون کے فتنہ نے سر نکالا - اور نہایت خطرناک طور پر حملہ کیا - مسلمان اسے محسوس نہ کرین - یہ جدا امر ہے - اور یہ ان کے جمود کا نشان ہے خصوصًا گذشتہ دو سال کے اندر جس قدر ارتداد کا سلسلہ ان لوگون نے پھیلایا ہے - وہ بہت دکھ دینے والا ہے - ان کے واعظ اور سادھو جس تندہی اور جوش سے آریہ مذہب کی اشاعت مین لگے ہوئے ہیں - وہ ہمارے لیے موجب شرم ہے - کہ ایک قوم باطل کی اشاعت کے لیے تو اس قدر جوش اور سرگرمی اپنے اندر رکھتی ہے - اور ہم الحق رکھتے ہوئے بھی گوشون مین دبکے پڑے ہوئے ہیں ان کی کارستانیون سے واقفیت رکھتے ہوئے بھی خاموش ہیں - ایسی حالت میں امریکہ اور یورپ میں مذہبی مبلغ کا بھیجنا -

تو کارِ زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

کا مصداق بنتا ہے - جب ہم یہ دیکھتے ہین کہ ہندوستان مین تبلیغ کے لیے ہم نے ایک بھی واعظ مقرر نہین کیا - تو اس امر کے ظاہر کرتے ہوئے شرم آتی ہے - کہ اشاعتِ اسلام کا عظیم الشان مقصد اور کام ہمارے ہاتھ مین ہو اور قومون کے سامنے ہم بڑی جرأت کے ساتھ یہ ظاہر کرین کہ ہم اشاعتِ اسلام کر رہے ہین - لیکن جب یہ سوال ہو کہ کتنے واعظ اس کام کے لیے مقرر ہین - تو بجز خاموشی کے ہمارے پاس کوئی جواب نہین - خدا تعالی جناب نواب محمد علیخان صاحب کا بھلا کرے کہ انہون نے شیخ غلام احمد صاحب کو اس کام کے لیے مقرر فرمایا - اور ان کے ذاتی اخراجات کے کفیل وہ آپ ہوئے - اور اس کے ساتھ ہماری انجمن بھی سفر خرچ دیکر نصف کی حصہ دار بن گئی - اور اسمین وہ نقصان مین نہین رہی شیخ صاحب انجمن کے لیے سفر خرچ سے زیادہ چندہ لا دیتے ہین - بس آجا کے ایک واعظ ہے - اور جہان تک میرا علم ہے وہ بھی مخالفین مذہب اسلام کے درمیان وعظ کرنے کے مشاق نہین - میری غرض خدانخواستہ شیخ صاحب کی ہتک نہین - میرے دل مین شیخ غلام احمد صاحب کے لیے خاص عزت ہے اور وہ ان کی تقوی کی وجہ سے ہے - ہان یہ امر واقعہ ہے - غرض ہندوستان مین تو ہم نے آج تک کوئی واعظ مقرر نہین کیا - اب یورپ اور امریکہ کی فکر ہو رہی ہے - مجھے ایسے علاقے مین اپنی بغیر حاضری کے ایام مین جانے کا اتفاق ہوا - جہان کے مسلمان بسم اللہ اور لا الہ الا اللہ بھی نہین جانتے اور اصول اور شعائر اسلام سے محض ناواقف اور نابلد ہین وہ سلام علیکم کی بجائے رام رام کہتے ہین ان کے لباس ان کی طرز معاشرت سے ان کو مسلمان معلوم کرنا بالکل ناممکن ہے -

جبکہ حالت ایسی ہے تو ابھی ہندوستان ہی کا ہم پر بہت بڑا حق ہے - یہان تبلیغ کی بہت بڑی ضرورت ہے - مین نے اوپر لکھا ہے - کہ پہلے اقارب کا حق ہے اگر ہم ہندوستان مین تبلیغ کر کے اس فرض کو پورا کر چکے ہین تو بسم اللہ کر کے ممالک غیر مین تبلیغ کے سوال پر غور کرو - اور اگر ہندوستان مین بھی یہ فرض ادا نہین ہوا - تو یہ خیال مین نہین سمجھتا - کہانتک درست ہو سکتا ہے ؟

ہندوستان مین تبلیغ بھی ایک بڑا مرحلہ ہے خود اپنے ہی سلسلہ کے لیے واعظین کی ضرورت ہے - اور بہت بڑی ضرورت ہے اس ضرورت کو ہم نے کہانتک پورا کیا ہے ؟ قواعد مین ہر ضلع مین ضلع کی انجمن کی طرف سے ایک واعظ اور لائبریری کا تقرر دکھایا گیا ہے - مگر مین پوچھتا ہون کہ صدر انجمن کتنے ضلعون مین واعظ مقرر کر چکی ہے اور کتنے مقامات پر لائبریریان کھل چکی + لاہور بہت بڑا شہر اور اس لحاظ سے کہ لاہور میں ایک چھوڑ چار ٹرسٹی رہتے ہیں کیا ضلع لاہور کے لیئے کوئی واعظ مقرر کیا گیا ہے اور اس کی کوئی رپورٹ دورہ پبلک میں آئی ہے - اس قسم کے سوالات کا کوئی جواب صدر انجمن کے پاس نہین ہے - پھر کس حوصلہ اور دلیری پر امریکہ مین واعظ بھیجنے کا سوال پیش کیا جاتا ہے - میری اس

تحریر سے یہ نتیجہ نکالنا کہ میں امریکہ یا یورپ میں واعظ بھیجنے کا مخالف ہوں ۔ سخت غلطی ہوگی ۔ اس کی ضرورت ہے ۔ اور یہ ہمارا عین مقصد ہے ۔ کہ یورپ میں ہی نہیں مصر میں ۔ عرب میں اور کل دنیا میں مبلغ بھیجے جاویں ۔ لیکن ہر ایک "کام" کے لیے ایک وقت ہے اور جو ضرورت سب سے مقدم ہو اسے مقدم کیا جاوے ۔ سردست ضرورت ہے اس امر کی کہ سلسلہ کے لیے واعظین مقرر کیے جاویں ۔ اور پھر ایسے واعظین سلسلہ میں اندرونی تبلیغ کے علاوہ ہندوستان میں تبلیغ کریں ۔ ملک کے ان حصوں میں جہاں نفس اسلام سے بے خبری ہے اشاعت اسلام کریں ۔ اور ارکان اسلام سے انہیں واقف کریں ۔ انجمنوں کے سلسلے کو چست کیا جاوے قوم میں ایک عام تحریک اور کام کرنے کے لیے ایک جوش پیدا کیا جاوے ۔ اور سب سے ضروری یہ ہے کہ واعظ پیدا کیے جائیں ۔ میں نے نہ ایک دفعہ بلکہ متعدد مرتبہ یہ ظاہر کیا ہے کہ ہمیں واعظین کی ضرورت ہے ۔ مگر واعظ پیدا کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا جاتا جب واعظ پیدا نہ ہوں تبلیغ کا کام کس پر چلے گا ۔ اگرچہ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ واعظ کی حیثیت حاصل کرے ۔ جہاں کوئی جاوے تبلیغ کرے لیکن خاص گروہ کا ہونا بہرحال ضروری ہے ۔ قرآن مجید سے بھی ایسا ہی ثابت ہوتا ہے ۔ جیسا کہ فرمایا

ولتکن منکم امۃ الآیۃ

واعظین کی ایک جماعت قادیان میں کھولی جاوے اور ایسے لوگ جو خدمت دین اور تبلیغ اسلام کا کام کرنا چاہیں ۔ ان کے لیے ایک خاص کورس تجویز کیا جاوے ۔ اور ان کا ایک امتحان ہو کر جن لوگوں کو اس قابل پایا جاوے ۔ کہ وہ تبلیغ کا کام کر سکتے ہیں ۔ انہیں ملک کے مختلف حصوں میں بھیجا جاوے ۔ مقبرہ بہشتی کی جائداد اور آمد خصوصاً ۔ اسی مقصد کے لیے ہے ۔ اس کو اس میں صرف کیا جاوے اور اسی طرح پر جو لوگ ممالک غیر کے واسطے بھیجنے تجویز ہوں ۔ ان کے لیے معقول وظائف دیے جاویں ۔ تاکہ وہاں جانے کے لیے طیاری کریں ۔

میں اس سوال پر اخبار میں بحث نہ کرتا ۔ لیکن جبکہ اس مضمون کو اخبارات میں اسی غرض سے شائع کیا گیا ہے کہ لوگ اس پر رائے دیں ۔ تو میں اپنا فرض سمجھتا ہوں ۔ کہ اس کے مختلف پہلوؤں پر بحث کرکے اصل معاملہ کو پبلک کے سامنے رکھوں تاکہ انہیں غور کرنے کا موقعہ ملے ۔ میں پھر اپنے عندیہ کو ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں ولایت کیا کل دنیا میں مبلغین بھیجے جاتے جانے کی تجویز کا موید اور زبردست حامی ہوں ۔ اور ہماری قوم کو ابھی سے اس مقصد کے لیے ایک فنڈ کھول دینا چاہیے لیکن اس میں کوئی کلام نہیں کہ میں سب سے اول سلسلہ کے واعظین کی ضروریات کو زیادہ اور مقدم ضرورت سمجھتا ہوں ۔ اور ہندوستان میں تبلیغ کا کام بڑی سرگرمی کے ساتھ ہونا چاہیے ۔ اور انجمنوں کے قیام اور استحکام کے لیے بہت بڑی کوشش بکار ہے دوسرے نمبر میں ان مشکلات اور ضرورت کا انشاء اللہ ذکر کروں گا ۔ جو امریکہ اور یورپ میں سردست واعظوں کے بھیجنے میں اس وقت ہماری راہ میں ہیں ۔ جہاں تک صرف اظہار رائے کا تعلق ہے ۔ میں اپنی رائے اور تجویز کو پیش کروں گا ۔ لیکن اس بات یہ ہے ۔ وفود کا بھیجنا یا نہ بھیجنا یہ صرف خلیفۃ المومنین کی مرضی اور رائے پر ہمیشہ موقوف رہا ہے ۔ اگر حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی اسی وقت ولایت میں مبلغ بھیجنا چاہیں ۔ تو ہمارا ایمان ہے کہ یہ عین ضرورت اور عین وقت پر ہوگا ۔ وہ جس آدمی کو بھی اس کام کے لیے تجویز کریں گے ۔ اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی تائید اور اس کی نصرت کے سامان مہیا کریگا اس لیے بہتر ہوگا کہ اس معاملہ پر صرف حضرت خلیفۃ المسیح ہی کا ارشاد عالی شائع کر دیا جاوے تو کافی ہو سکتا ہے ۔

ایک ضروری اطلاع

چونکہ سال قریب الختم ہے اور مطبع کی ضروریات پہلے ہی احباب کی توجہ کو خصوصیت سے چاہتی ہیں اسلیے بقایاداروں کے نام وی پی کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے ۔ احباب وصول فرما کر مجھے شکرگذاری کا موقعہ دیں ۔ اگر کسی شخص کو اپنے حساب میں شک ہو یا کوئی امر دریافت طلب ہو تو وی پی بمد امانت رکھکر دریافت کر سکتا ہے ۔

یعقوب علی

مختصر نوٹ

کیا مسلمان سبق لین گے

آریہ سماج اور ہندو لیڈر کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ہندوؤن کی تمام قومون میں رشتہ اتحاد کے برکات کے لیئے کسی خاص قوم ۔ مذہب ۔ اور سوسائٹی کا تعلق نہین ۔ بلکہ جو قوم اور ملک اتحاد کی رسن کو مضبوط پکڑتا ہے ۔ وہ اس کے برکات سے تمتع اٹھا لیتا ہے ۔ برخلاف اس کے مسلمان اتحاد کے رشتہ کو توڑ رہے ہیں ۔ حالانکہ اسلام ہی ایک مذہب ہے جس نے امتیاز ذات کو دنیا سے مٹانا چاہا ہے ۔ اور تکریم کا سچا اصل تقوٰے قرار دیا ہے۔ تاہم اگر مسلمان اپنی اس اصل کو پھر مضبوط پکڑ لین ۔ اور فروعی اختلاف پر نظر نکرتے ہوئے ۔حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لین ۔ تو ان مین وحدت پیدا ہوسکتی ہے مگر یاد رکھو ۔ وحدت کے لیے یہ ضروری امر ہے کہ ایک امام یا لیڈر کے ساتھ تعلق ہو جب تک یہ نہ ہو کچھ بھی نہین ہو سکتا ۔ یہ لیڈر یا امام کسی سوسائٹی یا مجلس کا میر مجلس ہونے سے وہ حیثیت اور رنگ اختیار نہین کر سکتا بلکہ جب تک اس کی امامت اور لیڈرشپ مذہبی پہلو نہ رکھتی ہو ۔ مجرد صدارت کچھ چیز نہین ہوا کرتی ۔ پس یہ وحدت اگر پیدا کرتا ہے یا کر سکتا ہے ۔ تو وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہے جو ایک امام کے ماتحت کام کر رہا ہے ۔ اتحاد کی ضرورت مسلم ہے اور اتحاد کی یہی ایک راہ ہے ۔ پس اگر مسلمان اسکو اختیار کرین ۔ تو مین یقیناً کہہ سکتا ہون کہ ان مین اتحاد قایم ہو سکتا ہے *

نصاب تعلیم تبدیل کرو

ہمارے دینی مدارس کے نصاب کا سوال ایک قابل غور سوال ہو رہا ہے زمانہ کی ضرورتین بدل گئی ہیں ۔ مگر ہم ہیں کہ اسی پرانے ڈھچر پر سلسلہ تعلیم جاری کیئے بیٹھے ہیں ۔ حالانکہ اسلامی علوم اپنی تاریخ مین بتاتے ہیں کہ وہ زمانے کی ضرورتون کے ساتھہ ساتھہ پیدا ہوتے گئے ہیں ۔ اس وقت آرین ازم اور برہمو ازم اور طبعیون اور دہریون کا زور ہے اس لحاظ سے جدید علم کلام کی ضرورت ہے ۔ میری دانست مین شرح عقاید نسفی وغیرہ عقاید کی کتابون مین ان مذاہب کی تردید بھی بطور ضمیمہ شامل ہو جانی چاہیے ۔ یا ان مذاہب کے اصولون کی تردید مین مستقل کتاب طیار ہو کر درس مین شامل کر دینی چاہیے ۔ اور سنسکرت زبان ایسے مدارس مین پڑھانی ضروری ہے ۔ جو دینیات کے مدارس ہین ۔ تاکہ آریون کی مذہبی کتابین ان کی زبان مین پڑھ لی جاوین ۔ مذہبی مناظرین کے طیار کرنے کی بہت بڑی ضرورت ہے ۔ اس لیئے ایسے مدارس کے نصاب خصوصیت سے اصلاح کے قابل ہین *

ریاست اجی گڑھ

اجی گڑھ بندیل کھنڈ مین ایک ریاست ہے ۔ جس کا والی ریاست ایک نہایت تجربہ کار جوان ہمت بزرگ ہے قدرت نے اسے علمی اور عملی دماغ عطا کیا ہے ۔ اس کا تمام وقت رعایا کی بہتری اور بھلائی کی فکر مین گذرتا ہے ۔ وہ ایک اعلیٰ درجہ کا طبیب ہے ۔ اس نے پلیگ کی ایک مجرب دوا ایجاد کی ہے ۔ جس کو ہزارہا مریضون پر تجربہ کر کے دیکھا اور مفید پایا ہے ۔ مین نے اردو ۔ ہندی اور انگریزی مین اس دوائی جیک متعلق کثیر التعداد سندات کو خود دیکھا ہے ۔ مہاراجہ صاحب ایک اعلیٰ درجہ کے مصنف ہین ۔ کاشتکاری ۔ شکار ۔ اور طب اور بعض دوسرے علوم پر ضخیم کتابین لکھی ہین ۔ فن طب مین شفائے رنجور کے نام سے ایک عجیب کتاب لکھہ رہے ہین علم موسیقی مین بھی آپ نے ایک کتاب لکھی ہے اور اسے ایک سائنس بنا دیا ہے موسیقی کے ذریعہ مریضون کا علاج کرتے ہین ۔ طبیعت مین جدت اور ایجاد کا سلاوہ بہت ہے کئی قسم کے اوزار ایجاد کرتے رہتے ہین ۔ ایک عینک ایجاد کی ہے ۔ جس کو لگا کر انسان آگے پیچھے دیکھ سکتا ہے ۔ غرض ہز ہائینس سری سوائی سر مہاراجہ رنجور سنگھ صاحب بہادر کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ ایک بے نظیر حکمران ہے ۔ دیسی ریاستون مین ایسے حکمران کی نظیر بہت ہی کم ملے گی ۔ اب آپ کا ارادہ ہے ۔ کہ اپنی ایجادات ۔ تصنیفات ۔ اور تجربہ کردہ ادویات کا ایک کارخانہ تجارتی رنگ مین جاری کرین ۔ یعنی یہ اشیاء اس کارخانہ مین طیار ہو کر عام طور پر فروخت ہون ۔ اور اس کی آمدنی بعد وضع اخراجات خیراتی کامون مین صرف کرین ۔ اس مقصد کے لیے ایک معقول رقم آپ خرچ کرنا چاہتے ہین ۔ مہاراجہ صاحب سرکار انگریزی کے وفادار دوستون مین سے ہین ۔ اور ہر مناسب موقعہ پر آپ اپنے قول اور فعل سے سرکار انگریزی کی فرمانداری اور خیرخواہی کا عملی ثبوت دیتے رہتے ہین ۔ آپ نے ایک باضابطہ مختصر سی فوج رکھتے ہین ۔ بالکل بے تعصب اور زیرک بزرگ ہین ۔ ہندو مسلمانان کو ان کے مذہبی مراسم مین آزادی اور حریت حاصل

ہے۔خیالات مین بلند پروازی اور عالی حوصلگی پائی جاتی ہے۔قدرت نے آپ کو قابل اہلکار ...رائے ہیں۔منجملہ ان کے سردار بسا داسنگہ صاحب نے حال ہی مین سرکرزن دائل کی یادگار مین ایک رقم بھیجی ہے۔وہ گورنمنٹ انگلشیہ کی فرمانبردار رعایا کے ایک معزز فرد ہیں۔حثیبتِ دیوانیِ ریاست گورنمنٹ ان کی افزائی کرے۔تو نہایت موزون اور مناسب ہوگا۔خصوصًا رائے بہادر کا خطاب جوان کے بہائی کو ملاہوا تہا۔اگر دیا جاوے تو بالکل سزاوار ہے۔امید ہے۔پولٹیکل انجیٹ صاحب رنوگاؤن توجہ فرمائیں گے ٭

دہلی گزٹ

دہلی سوسمندر بالا نام کا ایک اخبار تین مہینے سے شایع ہونے لگاہی دہلی گزٹ کا جابز ایڈیٹر سید سجاد حسین صاحب ہی۔جو اخبار نویسی کا خاص مذاق رکہتا ہے اخبار مین عام اخباری مطلب کے علاوہ مرزا حیرت کی کمپنی کے متعلق دلچسپ اور زبردست مضامین لکہو جاتے ہین۔اور دلی کے لوکل معاملات پر پوری روشنی ڈالی جاتی ہے۔ضمیمہ کے علاوہ اخبار ۱۶ صفحہ پر شایع ہوتاہے اور قیمت اخبار صرف تین روپے ہی۔اخبار کی توسیع اشاعت کے لیئے دہلی گزٹ کو مفت دینے کیے بہی ایڈیٹر صاحب نے ٹکٹون کا طریق شایع کیا ہے۔ بہرحال یہ اخبار مفید اور قابل دید ہے۔جو صاحب چاہین۔دہلی گزٹ کے مالک اور ایڈیٹر سید سجاد حسین صاحب کیف بازار جہلی والان کے نام سے درخواست کرکے منگوالین۔اخبار مذکور کے ساتہ اثبات تہلکہ حیرت کے انکار شہادت کے جواب مین شایع کرنیکا ارادہ ایڈیٹر صاحب دہلی گزٹ نے کیا ہے ان کی کامیابی کا دل سے خواہش مند ہون ٭

امیر المومنین کی خواہشین جماعت کے متعلق

حضرت خلیفہ المسیح والمہدی اپنی جماعت کے متعلق کیا خواہشین رکہتے ہین ؟ اس سوال کا جواب معلوم کر کے جماعت کے ہر متنفس کو جو خوشی ہو سکتی ہے اس کا اندازہ نہین ہوسکتا ہے جو وقتًا فوقتًا اپنی جماعت کے لیئے بے قرار دل سے کرتے ہین۔اس کا ان نصائح سے ہو سکتا ہے جو آپ وقتًا فوقتًا اپنی جماعت کو عمومًا اور بعض افراد کو خصوصًا کرتے ہین۔مجھے یکم نومبر کو کچھ عرصہ آپ کی صحبت مین بیٹھنے کی سعادت حاصل ہتی۔آپ نے مختلف باتون کے دوران مین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور حضرت مظہرجان جانان صاحب۔اور کالے صاحب رحہم اللہ تعالےٰ کے بعض واقعات بیان فرمائے۔ اور فرمایا کہ ایسے قسم کے واقعات نے میری ایمانی ترقی مین بہت مدد دی ہے۔یہ تینون بزرگ ایک ہی وقت مین ہتے۔اور باوجودیکہ ہر ایک اپنی جگہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ پاک تعلقات رکہتے تھے۔اور لوگون کو ارادت ہتی۔حضرت کالے صاحب تو بادشاہ کے پیر تھے۔ان کی صفائی قلب اور عالم ربانی ہونے کا یہ زبردست ثبوت ہے۔کہ ان تینون مین باہم نہایت محبت اور اخلاص تہا۔ ایک دوسرے کا ادب کرتے اور ایک دوسرے پر پورا حسن ظن رکھتے تھے۔جو واقعات آپ نے بتائے ان سے ان کا حسن ظن۔اخلاص اور تعلق باللہ ظاہر کرنا مقصود تہا۔اور یہ تعلیم دینی مطلوب ہتی۔کہ منشا ان حسن ظن سے بہت کام لے اپنے کسی بہائی کو حقیر نہ سمجھے۔اور شریعت کے آگے اپنا سر جہکا دے اور فیض رسان اور اثر انداز طبیعت پیدا کرے۔نفع رسان ہو۔

دوسرے الفاظ مین یون کہو۔کہ آپ جماعت مین حضرت مظہر جان جانان صاحب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور کالے صاحب رحہم اللہ تعالےٰ جیسے انسان دیکھنے کے خواہشمند ہین جو اپنی علمی معلومات کے ساتھ قرآن کریم سے تعشق رکہتے ہون۔ اُسے سمجھتے ہون اور پہر تزکیہ نفس کرکے دوسرون کو فیض پہونچانے والے ہون۔جیسے حضرت مغفور نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا۔کہ پیر بنو پیر پرست نہ بنو۔حضرت خلیفۃ المسیح بہی ہمین اسی مقام پر لیجانا چاہتے ہین ٭

پہر ایک موقعہ پر ایک نوجوان کو خطاب کرکے فرمایا۔کہ قرآن کریم کے پڑہنے اور سمجھنے اور عمل مین ترقی کرو۔ بالواسطہ اسلام تو سچا مذاہب قرار نہ دو۔ بلکہ بلاواسطہ خود سمجھ کر یقین کرو۔اسلام کی تجلی دیکھلو اس نصیحت سے آپ کی عام خواہش یہ ہے کہ قرآن کریم پر ہم تدبر کرین۔اور اس کے معانی اور مفہوم کو سمجہین۔اور پہر عمل کرکے اس کے ثمرات کو چکہین ہمارے لیے اسلام مقصہ نہ ہو۔امرواقعہ ہو ٭

پہر دو احمدیون کے باہمی مقدمہ پر ذکر کرکے فرمایا۔کہ میرے یا کسی احمدی کے فیصلہ کے تو منظور نہ کیا غیرون کا فیصلہ مان کر مجھے مبارکباد دیتے ہین۔اس سے آپ کی غرض کیا ہے ؟ ہمارے معاملات جھگڑے کیون آپس مین طے نہ ہو ؟ اور بالآخر اگر ضرورت ہو تو ہمارا حَکَم ہمارا امام موجود وحدت پیدا کرنے کا اصل علم ہے۔اور جس کی اطاعت

کے ہوتوں وحدت پیدا نہیں ہوسکتی ۔ ان خواہشوں کی باریک تہ تک چلے جاؤ ۔ ان میں سراسر ہمارا ہی فائدہ ہماری ہی ترقی اور بہلا ہے ۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ خود جس بلند مینار پر کھڑا ہے وہاں ہی ہم سب کو پہونچانا چاہتا ہے ۔ وہ ہم میں سے کسی ایک کو بہی نیچے نہیں دیکھنا چاہتا ہماری کم ہمتی اور سستی ہے جو ہم پیچھے ہٹتے ہیں بعض وقت نفس امارہ ہمیں دہوکا دیتا ہے ۔ جب وہ ہماری کسی روحانی بیماری کا علاج کرتا ہے تو ہم گہبراتے ہیں اور سمجھاتے ہیں کہ ہمیں پبلک میں شرمندہ کیا جاتا ہے ۔ مگر یہ شرارت ہے نفس کی وہ ہم میں ایک حس پیدا کرنی چاہتا ہے ۔ جس کے ذریعے ہم نیکی اور بدی میں تمیز کرسکیں اس کی غرض کسی شخص کو رسوا کرنا نہیں ہوتا وہ خدا تعالےٰ کی صفات کی چادر کے نیچے سے ہوتا ہے ۔ اور ستاری کی صفت اس میں جلوہ گر ہوتی ہے ۔ ہمیں ایسا خیال کرنا سخت نادانی ہے ۔

خلاصہ یہ کہ وہ چاہتا ہے ہم میں وحدت ہو ۔ ہم قرآن کریم کے پڑہنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے اور عمل کرنے والے ہوں ۔ علوم دینیہ اور اعمال صالحہ میں ترقی کریں ۔ اپنے جھگڑوں کو حکم کی موجودگی میں غیروں کے سامنے نہ لے جائیں ۔ باہم بغض و تحاسد نہ ہو ۔ بلکہ حسن ظن سے کام لیں ۔ اپنے جذبات کو دبائیں ۔ اسلام کو خود تجربہ کرکے مسلمان بنیں ۔ روحانی امراض سے نجات حاصل کرنے کے لئے روحانی طبیب ہی کی رائے پر عمل کریں ۔ جس طرح پر جسمانی امراض کے لئے اسی کی رائے کو مقدم کرتے ہیں ۔ دعاؤں سے بہت کام لیں ۔ حق گوئی اور حق پرستی کرنے کے لئے کسی ملامت کا خیال تک نکریں اس کے لئے سچی جرات اور دلیری دکہائیں تزکیہ نفس کرکے نفع رساں انسان بنیں اور بالآخر تم ایسے بنو کہ اولیاء اللہ بن جاؤ اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں ۔ اسی طرح پر کام کرنے والے خدام کے متعلق حضرت کی خواہشیں اور بہی بلند ہیں ۔ دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ نے امام کی خواہشیوں کو ہمارے لیے پورا کرے ۔ آمین

اسلام اور عورتیں

ایک عرصہ گذرتا ہے ۔ میں نے اسلام میں عورتوں کی حالت پر مسلسل آرٹیکل لکھے تھے ان میں دکہایا تہا ۔ کہ اسلام ہی ایک ایسی برکت اور رحمت ہے ۔ جس نے عورت ذات کی دنیا میں گم شدہ عزت کو پہر قایم کیا ۔ مگر آج مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے ۔ کہ باوجودیکہ اسلام نے عورتوں کی جائز تکریم ۔ دلدہی ۔ اور ادائے حقوق کی ہدایت کی ہتی ۔ جن پر عمل کرنے سے ایک مسلمان کا گھر سچ مچ بہشت کا نمونہ ہو سکتا ہے ۔ مگر جہاں اسلام کی دوسری ہدایتوں پر عمل اٹھہ گیا ہے ۔ اور اسلام صرف رسم اور رسم کے طور پر رہ گیا ہے ۔ وہاں معاشرت اور حقوق نسوان کے متعلق جو ہدایات تہیں ان پر بہی عمل متروک ہو گیا ہے ۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے ۔ کہ گہروں میں بجائے جنت کے جہنم کے نظارے آتے ہیں ۔ ایسے برے تعلقات کا بدنتیجہ اور بد اثر اولاد پر بہی پڑتا ہے ۔ یہانتک تو معاشرت کے نقائص پر بحث ہے ۔ اس سے بہی بدتر ایک ظلم اس کمزور فرقہ اناث پر کیا جا رہا ہے جس کی طرف نہ علماء کو توجہ ہے نہ وکلاء کو اور یہ مرض عالمگیر ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ بعض ظالم طبع انسان جنکو نہ خدا کا خوف نہ غیرت و حمیت ہے ۔ انہوں نے عاشروهن بالمعروف کی بجائے اپنی بیویوں کو معلق چہوڑ دیا ہے ۔ اگر انسان کسی وجہ سے اپنی بیوی کے ساتہہ موافقت نہ کرسکے ۔ تو اس کا آخری علاج اسلام نے یہ بتایا تہا کہ علیحدگی اختیار کرلیں ۔ یعنی طلاق ہو جائے ۔ مگر بعض بیباک ایسی صورت اختیار کرتے ہیں ۔ کہ نہ اپنی بیویوں کو طلاق دیتے ہیں ۔ اور نہ انہیں اپنے گہروں میں آباد کرتے ہیں ۔ اور محض اس وجہ سے کہ بدون طلاق نکاح نہیں ہو سکتا ۔ اور شریعت و قانون اسے روکتے ہیں ۔ یہ مظلوم بی بیاں اپنے والدین کے گہروں میں کڑہتی اور اپنے تلخ زندگی کے ایام کاٹتی ہیں ۔ حالانکہ قرآن مجید معلق چہوڑنے کی ہدایت نہیں کرتا ۔ یہ سخت ظلم اور گناہ ہے ۔ اس قسم کی بعض ظلم رسیدہ عورتیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور آئی ہیں ۔ جن کو دیکہہ کر آپ کو سخت صدمہ ہوا ہے ۔ حضرت نے ان کے شوہروں کو جہاں تک ممکن تہا ۔ سمجہایا ہے بعض نے فائدہ اٹہایا اور بعض اپنی غلطیوں میں مبتلا ہیں ۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے ۔ یہ ایک مصیبت اور ابتلاء ہے جو اسلام پر منجملہ دوسرے ابتلاؤں کے ہے ۔ علماء اگر متفق ہو کر ایسی عورتوں کے نکاح کرنیکا فتویٰ دے دیں ۔ جیسا کہ بعض نے دیا بہی ہے اور یہ مسئلہ ...... قرآن مجید سے مستنبط بہی ہوتا ہے ۔ اور قانون پیشہ لوگ بدون کسی قسم کے معاوضہ کے ایسی مظلوم عورتوں کی مدد کریں ۔ تو میں سمجہتا ہوں ۔ کہ یہ ظلم کم ہو جائے اور ان دون ہمت اور پست فطرت شوہروں کو قدر عافیت معلوم ہو جائے جو ایسی کمزور مخلوق پر اس قسم کے ستم توڑ رہے ہیں ۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ایک آواز کسی اخبار میں اٹہتی ہے اور مسلمان اخبارات اسے خاموشی کے ساتھ سن کر اس پر سے گذر جاتے ہیں ایسے امور

مین متفقہ آواز اٹھانے کی ضرورت ہے ۔ اگر دوسرے لوگ ان معاملات مین ہمارے ساتھ شریک نہ ہون ۔ تو کم از کم ہم احمدیون کو تو اس پر آواز اٹھانی چاہیے +

اور ان گرفتاران بلا کو جو معلق چھوڑی گئی ہین ۔ نجات دلانے کی کوشش کرین اس کے ساتھ ہی یہ بھی کم مصیبت نہین کہ بعض لوگ ضروریات شرعی کے نیچے یا اور وجوہ اور اسباب کے ماتحت دوسری شادی کر لیتے ہین ۔ اور پھر پہلی بیویون کے ساتھ حسن سلوک تو درکنار ان کو پوچھتے تک بھی نہین ۔ یہ معمولی آدمیون کا کام نہین ۔ بعض ایسے اشخاص بھی اس معاملہ مین آگرفتہ ہوئے ہیں ۔ جو اپنی مالی حالت کے لحاظ سے خوشحال اور دینی حالت کے لحاظ سے بھی وہ اپنے وجود کو نمایان کرنا چاہتے ہیں ۔ اس اور دوسری قسم کے بہت سے ظلم ہین ۔ جو غریب فرقہ مستورات پر کئے جاتے ہین جنھین دیکھ دیکھ کر سخت افسوس اور رنج ہوتا ہے اور کوئی صورت بن نہین آتی ۔ ضرورت ہے اس امر کی ۔ کہ مستورات کی مشکلات کو آسان کرنے کی کوشش کی جاوے ایسے لوگ جو اس طرح پر ظلم وستم روا رکھتے ہین انہین قومی تعزیر دی جاوے ۔ تاکہ انہین ویسی شرارتین کرنے سے شرم آئے +۔

بہرحال حضرت خلیفۃ المسیح چاہتے ہین ۔ کہ مستورات کے ساتھ حسن سلوک کیا جاوے ۔ اور عاشروھن بالمعروف + پر پورا پورا عمل ہو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کے حسن اخلاق کا ایک عمدہ معیار بتایا ہے خیرکم خیرکم لاہلہ ۔ پس اپنی زندگی کو اس معیار پر کس کر دیکھ لو ۔ کہ تم کس قسم کی زندگی بسر کرتے ہو ۔ اور تمہاری حالت کیسی ہے ۔ اگر اپنی عورتون کے ساتھ ہماری معاشرت اچھی نہین تو ہمارے سارے دعوے نرے نمایش ہین ۔ خدا تعالے ہمین توفیق دے کہ ہم اس سر کو سمجھ سکین آمین ثم آمین

دارالامان کا ہفتہ

۱ ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت الحمد اللہ اچھی ہے آپ پند ونصیحت سے اور سب سے بڑھکر دعاؤن سے اور دردمند دل سے نکلی ہوئی دعاؤن سے قوم کی اصلاح کی فکر مین لگے ہوئے ہین +

۲ ۔ صاحبزادگان حضرت مسیح موعود مغفور اور حضرت ام المومنین بھی خدا کے فضل وکرم سے اس کی پناہ مین زندگی بسر کر رہی ہین صاحبزادہ صاحب علمی اور عملی ترقی مین قابل رشک نمونہ بن رہے ہین ۔ اللہ تعالے ان کی عمر مین برکت دے اور ان کے فیض کو متعدی ۔ آمین

۳ ۔ ۲ر نومبر ۱۹۰۸ء سے انسپکٹر صاحب مدارس حلقہ لاہور اور خلیفہ عماد الدین صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ مذکور اور بابو عبدالعزیز صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر گورداسپور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا معائنہ کر رہے ہین نتائج اور رائے انسپکٹر صاحب کی بعد مین درج ہوگی +

مسلمانون کی تعلیم مین ایک رکاوٹ

محمڈن کالج علیگڈہ مین جگہ کی قلت کے عذر سے اس سال کوئی تین چار سو طلبہ داخل نہین کئے گئے ۔ اول تو مسلمانون مین اب تک تعلیم کا شوق کم ہے ۔ اور اس پر طرفہ یہ کہ جو لوگ اپنی قومی درسگاہ مین پڑھنے کے لئے جائیں ۔ ان کی اتنی تعداد نامراد پھر آئے ۔ یہ امر نہایت دردناک ہے ۔ خوشی کا مقام ہے کہ قومی مصیبت پر منشی احمد الدین صاحب داروغہ آبکاری حصار کا دل بہت ہی پسیجا ۔ چنانچہ آپ نے ایک دعوت کے موقعہ پر جہان عمائد ہر جمع تھے ۔ شیخ غلام احمد صاحب رجسٹرار ہانسی کے مکان پر یہ تجویز پیش کی کہ ضلع حصار مین ایک کمیٹی قایم کر کے اس ضلع سے ۴ ہزار روپیہ فراہم کیا جاوے ۔ جس مین سے ۲ ہزار بورڈنگ ہاوس محمڈن کالج کو دیا جاوے ۔ اور ۲ ہزار کی آمدنی سے دو وظیفے ضلع حصار کے ان مسلمان طلباء کو دیئے جائیں ۔ جو انٹرنس پاس کر کے اپنے والدین کی کم آمدنی کے باعث کالج کی تعلیم جاری نہ رکھ سکتے ہون ۔ طلباء اور ان کے سرپرستون سے یہ اقرارنامہ لکھا جاوے کہ طلباء تعلیم سے فارغ ہو کر اور برسر کار ہو کر وظیفہ کا روپیہ واپس کر دین گے ۔ اور اگر تعلیم کو بغیر تکمیل کے ترک کر دین گے تو زر اصل معہ ۲۰ فیصدی تاوان کے ادا کرین گے ۔ اس تجویز کو لوگون نے بہت پسند کیا ہے اور ایک کمیٹی فراہمی روپیہ کے لیے مقرر کر کے جس کے سکرٹری مرزا اعتقاد بیگ صاحب بنائے گئے اور پریسیڈنٹ مرزا ملک محمد صاحب فراہمی چندہ کا کام شروع کر دیا گیا ۔ امید کہ اس مفید اور شریف ترین مدعا کی حمایت مین ہر ضلع اور ہر بڑے قصبہ مین مسلمانون کی کمیٹیان قایم کرین گے ۔ تاکہ مسلمانون کی ایک بڑی تعلیمی رکاوٹ دور ہو سکے +